© rasailojaraid.com

ام مصطفیٰ قاسمی

شذرات

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ ترجمۂ و دعوتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا محور خصالِ اربعہ کو قرار دیتے ں، جن میں سے ایک عدالت ہے، جس کی قدرے تفصیل فلسفۂ ولی اللٰہی میں اس طرح ہے کہ انسان ں مختلف تعریفیں کی جاتی ہیں، حکماء کی ایک جماعت کہتی ہے "الانسان حیوان ناطق" یعنی انسان لر کرنے والا (جاندار) ہے جو اپنے افکار کی ترتیب اور مختلف اقسام بنانے اور فصیح کلام خود ایجاد کر کے نھیں تعبیر کرنے پر قادر ہوتا ہے اور ایک دوسری جماعت انسان کی تعریف یوں کرتا ہے: "الانسان حیوان یستعمل الآلات" تعریفِ اول مشہور ہے، تعریف ثانی کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ انسان دیگر حیوانات کے مثل قدرتی مصنوعات کی طرف محتاج ہوتا ہے، جن میں خود انسان کو خل نہیں، چنانچہ انسان میٹھے میوے کھاتا ہے اور صاف پانی پیتا ہے، جس میں انسان کی طاقت اور اس کے علم کو کوئی دخل نہیں ہے، انسان اس میں دیگر حیوانات کے مانند ہے، پھر انسان کچھ ایسی چیزیں دیکھتا ہے (سوچتا ہے) جنہیں اپنے ہاتھ سے حاصل کرنا چاہتا ہے، لیکن اس کے ہاتھ کی رسائی ان تک نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کے قوائے طبعیہ کی رسائی ہوتی ہے، چنانچہ ایسی صورت میں بعض قدرتی مصنوعات کو ان مطلوبہ اشیاء کے حصول کا ذریعہ بناتا ہے، یہ ہے استعمالِ آلات، مثال کے طور پر انسان درخت کی ٹہنی پر پھل دیکھتا ہے، اسے اپنے ہاتھ سے لینا چاہتا ہے لیکن پہنچ نہیں پاتا اور نہ ہی درخت پر چڑھ سکتا ہے تو زمین سے پتھر اٹھا کر درخت کو مارتا ہے تاکہ مطلوبہ پھل گر جائے اور جب پتھر نہیں پاتا ہے تو اسی درخت سے کوئی ٹہنی کاٹ کر اس کی مدد سے پھل کو گراتا ہے تاکہ اس سے غذا حاصل کرے، یہی ہے استعمال آلات، چنانچہ روز بروز انسان نت نئے آلات کو ایجاد کرتا ہے، اور آلاتِ جدیدہ کا اختراع و حصول اس کے لئے دائمی تفکر (سوچ بچار) کے بغیر ناممکن ہے، اس طرح عرصۂ دراز اور تھکا دینے والی محنتیں جھیلنے کے بعد انسان اپنے مطلوب تک رسائی حاصل کر لیتا ہے، اب جس انسان میں آلاتِ جدیدہ کے اختراع اور سمیٹنے کی طاقت و ہمت ہوتی ہے وہ غنی، مالدار ہو جاتا ہے اور جس میں نہیں ہوتی وہ فقیر، کنگال ہوتا ہے۔